The Drinched Book

UNIVERSAL LIBRARY

OU_224887

UNIVERSAL LIBRARY

سالنامہ

بزمِ اردو

کلیۂ جامعۂ عثمانیہ

حیدرآباد دکن

بابتہ سنہ ۱۳۴۰ف و سنہ ۱۳۴۱ف

مطبوعہ مطبع بارگاہ خاص آسمان جاہی

صدارت نامہ نواب محمد ظہیر الدین خان

صدر بزم اردو

مورخہ ۱۰ ار آبان ۱۳۴۲ ف

جناب صدر و معزز حاضرین

اس وقت سب سے پہلے میرا یہ خوشگوار فرض ہے کہ خلوص دل سے اس عزت افزائی کا شکریہ ادا کروں جو آج مجھے حاصل ہوئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ مجھ سے زیادہ موزوں افراد اس خدمت کے لئے ہماری بزم میں موجود ہیں لیکن جب عام رائے شماری نے یہ اہم ذمہ داری میرے سپرد کی ہے تو میں اس کو حوصلہ افزائی سمجھ کر قبول کرتا ہوں اور میری دلی تمنا ہے کہ آپ کے اعتماد کو پورا کروں۔ اور جو اعزازی خدمت آپ نے میرے تفویض کی ہے اس کو پوری طرح سے ادا کرنے میں ہر طرح کوشاں رہوں۔

میرے اس احساس ذمہ داری میں یہ خیال اور بھی گہرائی

پیدا کر دیتا ہے کہ میں ایک ایسی بزم کا صدر منتخب کیا گیا ہوں جو اپنی
متعدد خصوصیتوں کے لحاظ سے خاص طور پر اہمیت رکھتی ہے۔

اس بزم کی پہلی خصوصیت تو یہ ہے کہ یہ ایک ایسی درسگاہ کی بزم اردو
ہے جو تمام ہندوستان میں اردو زبان اور ادب کی مسلسل اور وقیع
خدمات اور سرپرستی کرتے رہنے کی وجہ سے اپنی آپ نظیر سمجھی جاتی ہے
اور جو ایک ایسے ملک میں قائم کی گئی ہے جہاں سے نہ صرف اردو ادب
اور شاعری کا آغاز ہوا بلکہ جس میں آج تک مسلسل طریقہ پر ہندوستان کی
اس عام اور مشترک زبان کی کسی نہ کسی طرح سے خدمت ہو رہی ہے۔

ایک اور خصوصیت جس کی وجہ سے مجھے اپنا کام اہم اور
ساتھ ہی مشکل معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ بزم اردو اگرچہ کچھ دنوں کے
لئے پہلے قائم ہوئی تھی مگر اس کا وجود اور عدم برابر تھا اور اب یہ بزم
گویا ابھی پہلی دفعہ قائم کی جا رہی ہے۔ اور پہلے کی ایسی روایات اور
ضابطوں سے مستفید نہیں ہوئی ہے جن کی بنا پر انجمنوں اور بزموں
میں اعزازی کام کرنے والوں کو قسم قسم کی سہولتیں حاصل ہو جایا کرتی
ہیں۔ اب قواعد و ضوابط بھی پہلے ہی ترتیب دینے پڑیں گے اور
روایات قائم کرنے کی اہم ذمہ داری بھی ہمارے ہی سر رہے گی
مگر مجھے توقع ہے کہ آپ حضرات کے تعاون اور اتحاد عمل سے اور مہربان

پروفیسر صاحبوں کے مشورے اور رہبری سے میں ان اہم خدمات کو خوبی کے ساتھ انجام دے سکوں گا۔ اور یہ بزم اگرچہ ہمارے کالج میں سب کے آخر میں قایم ہو رہی ہے مگر انشاء اللہ تعالیٰ اپنے کارہائے نمایاں کی وجہ سے سب سے آگے نکل جائے گی۔

حضرات۔ سرزمین دکن قدیم زمانہ سے سرچشمہ علم وفن ثابت ہوئی ہے۔ اور اس میں اردو زبان وادب کی خدمت وسرپرستی تو صدیوں پیشتر ہی سے جاری ہے یہاں سیکڑوں شاعر پیدا ہوے اور اپنے قابل قدر کارنامے چھوڑ گئے جن میں سے بعض تو اس وقت بھی محفوظ ہیں اور اردو ادب کے بہترین شہ پارے قرار دے جا سکتے ہیں۔ عادل شاہی اور قطب شاہی فرمانرواؤں کے علاوہ جلالت مآب خاندان آصفیہ اور اس سلطنت کے امراء عمایدین نے بھی اردو کی پایدار سرپرستی کی ہے شاید اس سلسلہ میں اسی واقعہ کا بھی میں اظہار کر سکتا ہوں کہ میرے خاندان کے ایک بزرگ نواب شمس الامرا بہادر امیر کبیر نے سائنس اور علوم وفنون کی کئی کتابوں کا اردو ترجمہ کرایا تھا جن میں سے "دستہ شمسیہ" کے نام سے تو شاید اکثر حضرات واقف ہیں۔

حیدرآباد کی یہ اردو نوازیاں حضرت سلطان العلوم آقائی ولی نعمت آصفجاہ سابع خلد اللہ ملکہٗ کے عہد حکومت میں تو انتہائی

عروج کو پہونچ گئیں جب کہ حضور پر نور نے ہماری قابل قدر اردو یونیورسٹی کے قیام کا فرمان واجب الاذعان صادر کیا اور جامعہ عثمانیہ کا ظہور ہوا۔ ایک ایسی درسگاہ میں جہاں دنیا بھر کے علوم و فنون اردو زبان میں پڑھائے جاتے ہیں، جہاں اردو کے لائق سے لائق ماہر اور ادیب جمع ہیں جہاں کے فارغ التحصیل طالب علموں نے دنیائے اردو میں تصانیف اور ادبی ذوق کی وجہ سے کافی شہرت حاصل کرلی ہے اور جہاں ہر مضمون کی بزم موجود ہے بزم اردو کا نہ ہونا تعجب خیز بات ہے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ آج یہ بزم قائم ہوگئی ہے اور چونکہ ہمارے مقاصد اعلیٰ ہیں اور ہم ان کو حاصل کرنے کا "محکم یقین" رکھنے کے علاوہ "عمل پیہم" کے لئے بھی تیار ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہ بزم اپنے قابل فخر ملک اور اپنی شاندار جامعہ کے شایان شان ثابت ہوگی۔

حضرات میں اس وقت ضرورت محسوس نہیں کرتا کہ اپنی بزم کے مقاصد و اغراض پر تفصیلی نظر ڈالوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ آپ سب حضرات اس قسم کی بزموں کے مقاصد سے اچھی طرح واقف ہیں۔ مگر اس قدر ضرور عرض کرونگا کہ ہمارا سب سے اہم مقصد یہ ہے کہ اراکین بزم میں اردو ادب کا

صحیح ذوق پیدا ہو اور ہمیں اعلیٰ ادبی تربیت حاصل ہو۔ اس کے علاوہ ہم اردو زبان اور ادب کی خدمت اپنے ملک کی قدیم روایات کے مطابق جاری رکھ سکیں اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہم ہر ممکن طریقہ اور ذریعے سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ ہماری بزم بحث و مباحثہ، مضمون و مقالہ نگاری، بیت بازی و مشاعرہ اور اپنے اساتذہ دیگر مقامی اردو ادب سے دلچسپی اور اس کا ذوق رکھنے والوں سے بے تکلف میل جول اور تبادلہ خیالات کرنے کا مرکز ثابت ہوگی۔ اس کے علاوہ جب کبھی بیرون ریاست سے کوئی مشہور عالم اور ادیب حیدرآباد آئیں تو ہم ان کو اپنی بزم میں دعوت دیں۔ اور ان کی معلومات اور ذوق ادب سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔ عام مشاعروں کے علاوہ خاص خاص مشاعرے بھی کئے جائیں گے جن میں صرف مشہور شعراء اور سخن فہم و سخن سنج حضرات ہی کو دعوت دی جائے گی۔

خاص خاص علمی اور ادبی ڈرامے لکھنے اور ان کو اسٹیج پر پیش کرنے کا کام بھی کرسکیں گے تاکہ ہماری زبان میں صنف ادب کی جو افسوسناک کمی ہے وہ کچھ نہ کچھ تو پوری ہو جائے کالج کی

چہار دیواری کے اندر کی ان دلچسپیوں اور جلسوں کے علاوہ ہم کو ایسے مقامات کی سیر و تفریح بھی کرنی چاہئے جن میں کوئی ادبی دلچسپی موجود ہو۔ اور ان سب کے علاوہ ایک اور چیز پیش نظر ہے اور وہ ایک ایسا خالص ادبی رسالہ ہے جو سال میں ایک دو دفعہ ضرور شایع ہوگا اور جس میں ہماری بزم کے مختلف جلسوں میں پڑھے ہوئے مضامین اور نظمیں وغیرہ اور خاص خاص جلسوں کی رودادیں شایع کی جائیں گی۔

ان تمام اعلی مقاصد میں ہمیں اسی وقت کامیابی ہوسکتی ہے جب کہ ہم سب متحد اور یکدل ہو کر اپنی بزم کی بہبودی اور ترقی کو ذہن نشین رکھ کر اور اپنی جامعہ اور اپنے ملک کی نیکنامی اور شہرت کے خیال سے عمل پیرا رہیں گے یہاں اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے کہ اگر ہمارے مہربان صدر صاحب کلیہ اور قابل پروفیسر صاحبان اردو کی نظر عنایت اور رہبری اسی طرح ہمارے ساتھ رہے گی جیسی کہ اب بزم کا آغاز کرتے وقت رہی ہے تو ہم یقیناً اپنے مقاصد میں کامیابی حاصل کریں گے۔

اس موقع پر ہمیں اپنے محسن اساتذہ کی مدد کی اس لیے بھی خاص طور پر ضرورت رہے گی کہ ہماری بزم ابھی قایم ہو رہی ہے اور

ہر چیز اپنی ابتدا کے وقت خاص احتیاط اور توجہ کی محتاج رہتی ہے۔ کیونکہ اندیشہ رہتا ہے کہ اگر کوئی خرابی پیدا ہو جائے تو وہ آنے والے عہدہ داروں اور اراکین کابینہ کی راہ عمل میں ہمیشہ رکاوٹیں پیدا کرتی رہے گی۔

میں آخر میں اردو کے اساتذہ کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا جن کا اس بزم کی تشکیل میں بہت بڑا حصہ ہے یہ بزم عالیجناب مولوی عبدالحق صاحب کی بزرگانہ اور عالمانہ شفقت کی ہمیشہ شکر گزار رہے گی۔ نیز ڈاکٹر سید غلام محی الدین صاحب قادری زور اور مولوی عبدالقادر صاحب سروری صاحب کا ذکر نہیں کرنا ایک بڑی بددیانتی ہوگی۔ ان دونوں اساتذہ نے نہ صرف قیام بزم بلکہ جلسہ افتتاح کے بعض انتظامات میں جس قدر انہماک اور خلوص کا ثبوت دیا ہے ان کو یہ بزم یقیناً فراموش نہیں کر سکتی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس بزم کا قیام اور اس کی آیندہ ترقی لائق اساتذہ کی علمی ہمدردی پر منحصر ہے۔ اور مجھے توقع ہے کہ یہ ہمدردی ہمیشہ قائم رہے گی ورنہ ہم طلبا اس بزم کے وجود اور ترقی کے کہاں تک ضامن ہو سکتے ہیں۔

حضرات۔ اعلیٰ حضرت خسرو دکن خلد اللہ ملکہ کیلئے

دعا کے بغیر میرا یہ ناچیز خطبہ ختم نہیں ہو سکتا۔ اعلیحضرت بندگانعالی کی درازی عمر و اقبال کے لئے دعا کرنا میرے لئے کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ طالب علمانہ فرض کے علاوہ یہ میرا خاندانی فرض بھی ہے کہ اس شاہی خاندان ابد مدت کے لئے اخلاص دل سے دعا کروں کہ اِس کا سایہ نہ صرف ملک اور اہل ملک پر بلکہ جامعہ اور جامعہ کی تمام علمی سرگرمیوں پر ہمیشہ قائم رہے فقط

رپورٹ "بزم اردو"

فصلی سنہ ۴۰-۱۳۴۱

جناب صدر، شفیق اساتذہ اور معزز حاضرین!

ہر انجمن میں یہ طریقہ چلا آتا ہے کہ ایک کابینہ اپنی مصروفیتوں اور ادائے فرض کے بعد جب رخصت ہوتی ہے تو گذشتہ کابینہ کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ بہ بعد ان عمل کی دشواریوں کو گھٹانے میں انھوں نے مدد دی، پھر اپنی اُن دشواریوں کا اظہار کرتی ہے جس میں اُسے کام کرنا پڑا، اور آخر میں جدید کابینہ کی ہمت افزائی۔ مگر ہمیں یہ خوش قسمتی نصیب نہ ہوئی کہ ہماری ادبی مصروفیتوں کے لئے گذشتہ کابینہ نے کچھ کام کیا ہو۔ ہمیں موقعہ نہ ملا کہ اپنی (تشنگی میں کمی) کو گذشتہ ارکانِ کابینہ کی کشت معلومات اور تجربات سے سیراب کرتے۔

سنسان صحرائے ادب میں ہم نے اپنا راستہ آپ ڈھونڈ نکالا۔

اگر ہم اس امر پر ناز کریں تو غالباً بیجا نہ ہوگا کہ ہم ہی نے "بزم اردو" کی ابتدا کی، اس کے ارکان کا انتخاب کیا، اس کے قواعد مرتب کئے اور تمنی دشوار گھاٹیوں کے طے کرنے کے بعد عملی میدان میں اُتر آئے۔ اور اس اہم کام کو انجام دیا جس کی ہمارے کالج میں ایک زمانہ سے ضرورت اور سخت ضرورت تھی۔

ہماری بزم نے سال بھر میں جو کام کیا اس کی تفصیل آپ کو علحدہ عنوانوں کے تحت ملے گی۔ یہاں ایک بات کا ذکر ضروری ہے۔ ہر بزم مالی الجھنوں میں پریشان رہتی ہے۔ "بزم اردو" کی ابتدا کے وقت جو چندہ وصول کیا گیا تھا ناکافی ہوا۔ اور انجمن کچھ مقروض ہوگئی میں بزم کے ارکان سے التماس کرتا ہوں کہ مہربانی فرماکر چندہ وقت پہ ادا کرنے کی طرف توجہ کریں۔

بزم کی ساری مصروفیتوں کا خلاصہ آپ کے پیش نظر ہے۔ اگرچہ مالی حالت خراب رہی اور ارکان نے کافی دلچسپی کا اظہار نہ کیا مگر ہمیں اطمینان ہے کہ ہم نے اُن دشواریوں کو بہت کچھ دور کردیا ہے جو کسی بزم کو شروع شروع میں لاحق ہوتی ہیں۔ اب یہ آیندہ کابینہ کا کام ہے کہ ہم سے زیادہ سرگرمی دکھائے

میں آخر میں صدر کلیہ نظمائے بزم اور معزز پروفیسروں کا شکریہ

ادا کرتا ہوں کہ انھوں نے وقت بے وقت ہماری مدد فرمائی اور متوقع ہوں کہ آیندہ بھی وہ اپنی علم دوستی کا ثبوت دیتے رہینگے۔ آخر میں اعلیحضرت بندگان عالی سلطان العلوم کے لئے دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم ان کو قایم و دائم رکھے، جن کے سایۂ عاطفت میں ہزاروں اس علم کے سرچشمہ سے سیراب ہو رہے ہیں۔ آمین! ثم آمین!

محمد ظہیر الدین خان

(۱)

افتتاح "بزم اردو"

۱۰ ارآبان ۱۳۴۰ف کا وہ یادگار دن تھا جب کہ "بزم اردو" کا افتتاح ہوا۔ بیشتر ہی سے اردو کے طلبا اپنی دلچسپی کا عملی ثبوت دامے درمے اور سخنے دینے لگے۔ کالج کے جملہ پروفیسروں کے علاوہ اُن سوزرین بلدہ کی ایک کافی تعداد مدعو کی گئی جنہیں کسی نہ کسی طرح ادب سے تعلق یا دلچسپی ہے۔ دعوت کے رقعے خود ارکان بزم نے تقسیم کئے۔ ہر ایک کو بزم کا مقصد سمجھایا اور نہایت اصرار سے آنے کا وعدہ لیا۔ نتیجہ یہ تھا کہ جلسۂ کرسی نشینی یا بزم کا افتتاح نہایت شاندار ہوا۔

میر سعادت علی صاحب رسال سوم کی تحریک پر عالیجناب

مولوی محمد عبدالرحمٰن خاں صاحب صدر کلیہ نے صدارت فرمائی
عبدالقادر صاحب یمانی (سال سوم) نے کابینہ جدید کا خیر مقدم کیا
اور ابوالخیر سید ابراہیم حسینی صاحب (سال دوم) منتخب معتمد نے
جواب خیر مقدم ادا کیا۔ سرفراز علی صاحب نیوشش (سال دوم)
اور عزیز احمد صاحب (سال سوم) کی نظمیں پڑھی گئیں۔ اس کے بعد خطبہ
صدارت سنایا گیا جو اس سالنامہ میں درج ہے۔

خطبہ صدارت کے بعد مولوی محمد عبدالرحمٰن خاں صاحب
نے نہایت بیش قدر خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور بزم کی سرپرستی
قبول کی آپ نے کلیہ کے سابق پروفیسر اردو مولوی وحیدالدین صاحب
سلیم مرحوم کی بے وقت وفات پر افسوس فرمایا مگر جدید ہمت افزا
حالات پر اپنی مسرت کا اظہار کر کے بزم کے عہدہ داروں کو مبارکباد
دی۔

اس کے بعد علی حسنین صاحب زیبا نے صدر اور حاضرین
جلسہ کا شکریہ ادا کیا پھر عصرانہ کی عملی کارروائی شروع ہوئی جس کے
انتظام میں ارکان بزم نے حصہ لیا۔

اس بزم کے تعمیری کام میں صدر شعبۂ اردو کے علاوہ
ڈاکٹر سید محی الدین قادری زورؔ اور پروفیسر محمد عبدالقادر سروری نے

بہت دلچسپی اور توجہ سے مدد اور رہبری کی۔ بزم اردو اُن کی اور ان کے سوا جلسے کے انتظامی امور میں پروفیسر وحید الرحمن صاحب نے جو مدد فرمائی ہے اُس کی خاص طور پر شکر گزار رہے گی۔

جلسہ ہمارے توقع سے زیادہ کامیاب رہا۔ کلیہ کے اکثر پروفیسر صاحبان کے علاوہ حسب ذیل حضرات تشریف فرما تھے۔ نواب فخر یار جنگ بہادر، نواب اکبر یار جنگ بہادر، نواب صمد یار جنگ بہادر، نواب ناظر یار جنگ بہادر، نواب عزیز یار جنگ بہادر، مولوی سید محمد مہدی صاحب، مس آمنہ پوپ، مولوی عنایت اللہ صاحب، مولوی غلام یزدانی صاحب، مولوی فرحت اللہ بیگ صاحب، مولوی سید ہاشمی صاحب فرید آبادی، مولوی محمد حسین صاحب بلگرامی، مولوی سید محمود علی صاحب نائب کوتوال، میر امیر سلطان صاحب نائب کوتوال اور حیدر آباد کے دیگر ادبی دلچسپی رکھنے والے حضرات بھی تشریف لائے تھے۔

جو حضرات نہ آسکے اُن کے معذرت نامے وصول ہوئے جن میں بزم کو مبارکباد دیتے ہوئے مقاصد بزم کی کامیابی کی دعاء کی گئی۔ جن کے نام یہ ہیں:۔

خان بہادر فضل محمد خان صاحب، رائے بشیشور ناتھ صاحب، مولوی

عبد الحمید خانصاحب، مولوی نصیر الدین ہاشمی صاحب

(۲)

کابینہ

نائب ناظم۔ سید علی حسنین صاحب زیبا (سال چہارم)
صدر۔ نواب محمد ظہیر الدین خان بہادر (سال دوم)
معتمد۔ ابو الخیر سید ابراہیم حسینی صاحب (" " ")
خازن۔ محمد نجم الدین صاحب انصاری (سال سوم
ارا کین کابینہ۔ سمیع الدین احمد صاحب (سال چہارم)
سعد الدین صاحب (" " سوم)
میرزا عابد علی کامل (" " دوم)
امیر الدین صاحب (" " اول)

(۳)

اراکینِ بزم اردو

سال پنجم۔ سید و مادھو صاحب — شیخ احمد صاحب شریر
سال چہارم سید محمد اسحٰق صاحب — مرزا محمد علی صاحب
محمد عبد الحی صاحب — غلام محی الدین صاحب
سید عبد العزیز صاحب — میر عابد علی خانصاحب

سال چہارم
قاضی محمد یوسف الدین صاحب
سمیع الدین احمد صاحب
سید علی حسین صاحب
مرزا عبدالحمید بیگ صاحب
بی مہادیو راؤ صاحب
محمد عبدالرشید صاحب
ابوالحسن حسن صاحب
میر غازی الدین علیخان صاحب
سید غلام احمد حسینی رضوی
حبیب یوسف صاحب
مرزا عباس علی بیگ صاحب
محمد ناصر فاروقی صاحب
سال دوم
محمد امین الدین صاحب
عبدالقادر مینائی صاحب
میر حسن صاحب
میر سعادت علی رضوی صاحب
عزیز احمد صاحب

صفی الدین صاحب
غلام محمد خانصاحب
محمد شرف الحق صاحب قریشی
سید عبیدالرحمن صاحب ہاشمی
حافظ مصطفیٰ اللہ صاحب قریشی
سید محمود حسین صاحب
محمد مخدوم محی الدین صاحب
نور الہدیٰ صاحب
محمد نجم الدین صاحب انصاری
بلبیر پرشاد صاحب بھٹناگر
سید مجتبیٰ حسین صاحب
محمد اعظم خان صاحب
میر محبوب علیخان صاحب صاحبزادہ
میر اسعد الدین صاحب
محمد امین الدین صاحب صدیقی
منظور الدین صاحب
عبدالحمید خانصاحب

محمد عثمان علیخاں صاحب	میرزا احمد علی صاحب کامل
سال دوم احمد محی الدین صاحب صدیقی	سید مصلح الدین احمد صاحب
محمد سرفراز علی صاحب	غلام محمد آغائی صاحب
محمد مظفر الدین صاحب صدیقی	محمد زین العابدین صاحب
سید عبدالقادر صاحب چشتی	گوبند داس صاحب سنہا
نواب محمد ظہیر الدین خان صاحب	ابوالخیر سید ابراہیم حسینی صاحب
سید عمر صاحب	مرزا اکبر حسین خانصاحب
محمد غوث صاحب	عبدالمغنی خان صاحب
محمد رسول خانصاحب	سال اول خواجہ محمد معین الدین صاحب
خواجہ حسین صاحب	میر محمد علی صاحب
محسن بن شبیر صاحب	سید لائق حسین صاحب
سید شاہ محمد صاحب	سید امیر حسن صاحب رضوی
محمد حسین صاحب	سید اختر حسن صاحب
سید علی صاحب	سید شبیر عالم صاحب قادری
محمد سراج الدین صاحب	محمد نصرت علی صاحب صدیقی
سید احمد محی الدین صاحب قادری	سید شاہ مرتضی صاحب قادری
عابد حسین صاحب	خواجہ محمد رحمت علی خاں صاحب

شیخ عبدالرحمٰن صاحب
خواجہ غیاث الدین صاحب
محمد نقی صاحب
محمد عبدالحی خاں صاحب
محمد عبداللہ خانصاحب
محمد امیر الدین صاحب
مفضل الٰہی خانصاحب

(۴)

معمولی جلسے

بزم کے معمولی جلسے ہماری توقع سے زیادہ ہوئے۔ حسبِ قرار دادِ مجلس انتظامی سال بھر میں صرف چار جلسے کرنے ضروری تھے مگر ہم نے سات منعقد کئے۔ جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

(۱) موضوع۔ ادب کو سینما سے زیادہ ڈرامہ فائدہ پہنچاتا ہے۔
محرک۔ نور الہدیٰ صاحب (سال سوم)
مخالف۔ عزیز احمد صاحب (" ")
بغلبۂ آرا تحریک منظور کی گئی۔

(۲) موضوع:۔ ادب کو نثر سے زیادہ نظم فائدہ پہنچاتی ہے
محرک:۔ عابد علی خانصاحب (سال چہارم)
مخالف۔ اعظم خان صاحب (سال سوم)

بغلبۂ آرا تحریک منظور کی گئی۔

(۳) موضوع: ادبی ارتقا کے لئے نقادوں کا ہونا ضروری ہے
محرک: غلام محمد خان صاحب (سال سوم)
مخالف: میر حسن صاحب (سال سوم)
بغلبۂ آرا تحریک منظور کی گئی۔

(۴) موضوع: جدید طرز کی شاعری سے قدیم طرز کی شاعری بہتر ہے
محرک: اسعد الدین صاحب (سال چہارم)
مخالف: نجم الدین صاحب انصاری (سال چہارم)
مخالفت منظور کی گئی۔

(۵) موضوع: شاعری کسی مقصد کے تحت ہونی چاہئیے
محرک۔ غلام محمد خان صاحب (سال چہارم)
مخالف۔ میر حسن صاحب (" " ")
تحریک منظور کی گئی۔

(۶) موضوع۔ اقبال کی دعوت عمل پر عبد الکریم صاحب ماہر (سال سوم) نے ایک مقالہ سنایا۔

(۵)
غیر معمولی جلسے

(۱) لیاقت منزل میں ۴/آذر ۱۳۴۱ف شام کے ۴½ بجے مولوی عبدالحق صاحب صدر شعبۂ اردو نے بزم اُردو کے طلباء سے خطاب کیا۔ صدر بزم کی غیر موجودگی کی وجہ سے اسعد الدین صاحب (سال سوم) نے صدارت کی۔ مولوی صاحب نے اُردو کے طالب علموں کی ضروریات اور اُردو لکھنے کی مشق کے متعلق نہایت مفید اور دلچسپ مشورے دیئے۔

(۲) اقامت خانہ مسرت منزل میں ۱۱/دے ۱۳۴۱ف آٹھ بجے رات میں نواب حیدر یار جنگ بہادر نظم طباطبائی کی زیر صدارت ایک مشاعرہ منعقد ہوا۔ جس میں متعدد طلباء نے حصہ لیا۔ مصرعۂ طرح یہ تھا:۔ مینہ برستا ہے گھٹا چھائی ہے۔

(۳) لیاقت منزل میں ۲۵/فروردی ۱۳۴۱ف پونے سات بجے مولوی عبدالحق صاحب کی صدارت میں جناب مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب مددگار معتمد سرکار عالی نے "مضمون نگاری" پر بہت ہی پُرلطف تقریر فرمائی۔

(۶)
انتظامی اور کاروباری جلسے

ا۔ کاروباری جلسے کُل چار ہوئے جن کی تفصیل یہ ہے

۱ انتخاب عہدہ داران "بزم اُردو" ۔ ۲۴ مہر سنہ ۱۳۴۰ ف ۔ رستم منزل۔
زیر صدارت مولوی عبدالحق صاحب

۲ کرسی نشینی کا مینہ ۔ ۱۰ ا آبان سنہ ۱۳۴۰ ف ۔ یاقوت منزل زیر صدارت
مولوی محمد عبد الرحمٰن خان صاحب

۳ قواعد بزم کا مسودہ ۔ ۲۳ آبان سنہ ۱۳۴۰ ف رستم منزل زیر صدارت
پروفیسر عبد القادر صاحب سروری

۴ انتخاب عہدہ داران "بزم اُردو" سنہ ۴۲-۱۳۴۱ ف کے لیے ۲۲ شہریور سنہ ۱۳۴۱ ف
لسانیات منزل ۔ زیر صدارت ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زور

ب ۔ انتظامی جلسے کُل سات ہوئے جن کی تفصیل یہ ہے ۔

۱ قواعد بزم ۔ ۴ ا آبان سنہ ۱۳۴۰ ف ۔ رستم منزل ۔ زیر صدارت
علی حیفظ صاحب زیبا

۲ قواعد بزم ۔ ۱۶ آبان سنہ ۱۳۴۰ ف رستم منزل ۔ زیر صدارت
ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور ۔

۳ اخراجات کرسی نشینی اور "بزم اُردو" کے مدیر کا انتخاب ۔

۲۲ر آذر ۱۳۶۳ف ۔ لسانیات منزل ۔ زیر صدارت ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زورؔ

۴ سال بھر کا حسب ذیل نظام العمل منظور کیا گیا۔ ۱۶ اردی ۱۳۶۳ف لسانیات منزل ۔ زیر صدارت ڈاکٹر سید محی الدین قادری زورؔ

۱۔ معمولی جلسے (مناظرہ)	۔۔۔۔ ۴	ہر میقات میں	۲ ۔
۲۔ تحریری مقابلہ انعامی	۔۔۔۔ ۱ ۔	(آخری میقات میں) ۔	
۳۔ مقالہ پڑھنا	۔۔۔۔ ۴ ۔	ہر میقات میں	۲ ۔
۴۔ مشاعرے	۔۔۔۔ ۲ ۔	”	۱ ۔
۵۔ غیر معمولی جلسے	۔۔۔۔ ۲ ۔	”	۱
۶۔ ڈرامے	۔۔۔۔ ۲ ۔	”	۱

۵ موازنہ اور بجٹ کی منظوری ۔ ۲۴ر اسفندار ۱۳۶۴ف ۔ لسانیات منزل زیر صدارت ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زورؔ

۱۔ نظامیہ رشو ڈنٹ کی ادائی بل	۱۵	روپیے
۲۔ انعامات	۵	”
۳۔ مشاعرہ	۱۰	”
۴۔ غیر معمولی جلسے	۵	”
۵۔ گل پوشی	۱۰	”

۶۔ صادر	۴	روپئے
۷۔ متفرقات	۶	″
۸۔ محفوظ	۲۵	″
جملہ	۸۰	روپئے

۶ - بین کلیاتی تحریری فی البدیہہ مقابلہ قطعی کیا جائے۔ ۸ شہریور ۱۳۴۵ف لسانیات منزل۔ زیر صدارت ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زورؔ

۷ منتخب شدہ معتمد اور رکن سال چہارم کے استعفے پر غور۔ شہریور ۱۳۴۵ف۔ لسانیات منزل۔ زیر صدارت ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زورؔ

(۷)

بین کلیاتی فی البدیہہ تحریری مقابلہ

بزم کا ایک نمایاں کارنامہ بین کلیاتی فی البدیہہ تحریری مقابلہ کا اعلان تھا۔ جس میں اوّل آنے والے طالب علم کو ایک رولنگ کپ عطیۂ صدر بزم اور دوم اور سوم آنے والوں طالب علموں کو ڈاکٹر سید محی الدین صاحب قادری زورؔ اور پروفیسر عبدالقادر صاحب سروری کی طرف سے کتابیں انعام دینے کا اعلان کیا گیا اور جملہ

کالجوں کے طلبا مدعو کئے گئے۔ جن میں سے صرف زنانہ کالج نام پلی، اورنگ آباد کالج، نظام کالج، اور کلیہ جامعہ عثمانیہ کے طلباء نے شرکت کی۔ چنانچہ جمعہ ۲۳ شہریور ۱۳۴۶ف کو صبح کے دس بجے مقابلہ ہوا۔ زنانہ امیدواروں کے لئے زنانہ کالج ہی میں انتظام کیا گیا تھا۔ جس کے لئے ہم وہاں کے صدر صاحب کے مشکور رہیں۔

عنوان "دکن کی برسات" ٹھیک وقت پر دونوں جگہ ظاہر کیا گیا جوابات کی جانچ نورالنساء بیگم صاحبہ ایم۔ اے۔ بی۔ ٹی پروفیسر زنانہ کالج، آغا حیدر حسن صاحب پروفیسر نظام کالج اور مولوی عبدالقادر صاحب سروری پروفیسر عثمانیہ کالج نے کی جس کا نتیجہ حسب ذیل ہے:۔

اوّل	عزیز احمد صاحب (سال چہارم) کلیہ جامعہ عثمانیہ
دوم	محمد تقی صاحب برق (سال دوم) "
سوم	میر سکندر علی صاحب (") اورنگ آباد کالج

(۸)

ارکین کی ادبی مصروفیتیں

سال سوم۔ ۱۔ عبدالقادر مینائی۔ جلسہ معاشرتی کلیہ جامعہ عثمانیہ کے ڈرامے

"کالج کے دن" میں چپراسی کا پارٹ کر کے ایک انعام حاصل کیا۔

۱۔ سیر حسن۔ ادبی تصانیف

۱۔ ورڈسورتھ اور اسکی شاعری (زیر طبع)

۲۔ سوانح نگاری اسکے اصول و ضوابط
تاریخ اور اُردو سوانح عمری پر تنقیدی
نظر اور مشورے (زیر تصنیف)

مضامین

۱۔ کنج تنہائی (نیرنگ خیال)

۲۔ ورڈسورتھ کی فطرت نگاری (مجلہ مکتبہ)

۳۔ ورڈسورتھ کی عشقیہ نظمیں (مکتبہ)

۴۔ ورڈسورتھ کا نظریہ حیات انسانی (مکتبہ)

۵۔ ورڈسورتھ کی سانیٹ نویسی (مکتبہ)

۶۔ جدید صوتیات

۷۔ کلکتہ ہندوستانی (ترجمہ مقالہ پروفیسر سنتی کمار چٹرجی)

۸۔ خط (ایک نفسیاتی افسانہ)

۲۔ عزیز احمد ادبی تصانیف

۱۔ "کالج کے دن" ایک معاشرتی ڈرامہ۔ تین ایکٹ میں بیوم کلیہ

۱۹۳۱ء میں تمثیل کیا گیا (مطبوعہ)

۲۔ "تعطیل" ۔ ایک معاشرتی فارس ایک ایکٹ میں جو مسترت منزل (اقامت خانہ جدید) کے جلسۂ معاشرتی ۱۹۳۱ء میں تمثیل میں کیا گیا ۔ (مطبوعہ)

۳۔ "عمر خیام" ایک ادبی اوپیرا ۔ (غیر مطبوعہ)

۴۔ "ہوس" ایک مکمل معاشرتی ناول (غیر مطبوعہ)

۵۔ "غالب کا حشر" ایک ادبی مزاحیہ ڈرامہ (غیر مطبوعہ)

۶۔ "فاتح بلقان" عام تھیٹر کے لئے ایک میلوڈرامہ (غیر مطبوعہ)

۷۔ "فرانسیسی افسانے" (کتابی صورت میں بسلسلہ دنیا کے شاہکار افسانے شائع ہو چکے ہیں)

۸۔ مسئلہ بیکاری پر ایک ڈرامہ (زیر تصنیف)

مضامین

۱ ۔ اصغر و فانی (مجلۂ عثمانیہ)

۲ ۔ اقبال کی شاعری کا پہلا دور (مکتبہ)

۳ ۔ سجدے (مکتبہ)

۴۔ ٹرکی ٹیف (نیرنگ خیال)

۵ ۔ فلسفۂ محبت (ہمایوں)

شیریں فرہاد ۱۹۳۲ء میں (نیرنگ خیال)

دیگر ادبی مصروفیتیں

۱۔ نائب ادارت مجلہ مکتبہ ۱۹۳۱ء

۲۔ "بزم اردو" کے بین الکلیاتی فی البدیہہ تحریری مقابلے میں کلیہ جامعۂ عثمانیہ کے لئے رننگ کپ حاصل کی

۳۔ بزم ادب نظام کالج کے فی البدیہہ تحریری مقابلے میں دوسرا انعام۔

۴۔ صفی الدین "کالج کے دن" میں "صالح" کا پارٹ کر کے بہترین اداکاری کا دوسرا انعام حاصل کیا۔

۵۔ غلام محمد خان - ۱۔ "یادگار درد" خواجہ میر درد کی سوانح (زیر طبع)

۲۔ خواجہ میر درد کا شعر (رہبر دکن)

۳۔ نجات ابدی (مکتبہ)

۴۔ ایک اخلاقی اور معاشرتی ڈرامہ (غیر مطبوعہ)

۵۔ ڈاکٹر ٹیگور کے ایک افسانے کا ترجمہ (،،)

۶۔ صفی اللہ قریشی - ڈرامہ "کالج کے دن" میں حبیب کا پارٹ کیا۔

۷۔ محمد محی الدین ڈرامہ "کالج کے دن" میں وحید کا پارٹ کیا۔

۸۔ نور الہدیٰ مجلہ مکتبہ میں سینما پر ایک فنی مقالہ شایع کرایا جس کی نقلیں

ہندوستان کے متعدد فنی اور ادبی رسالوں میں شایع ہوئیں۔

۹۔ نجم الدین انصاری ۱۔ ڈرامہ "کالج کے دن" میں مجیب کا پارٹ کرکے ایک انعام حاصل کیا

" تعطیل کا دن مسرت منزل میں پارٹ کیا

۲ صدر انجمن مباحثہ اقامت خانہ مسرت منزل۔

۳ مدیر رسالہ "رفیق" اقامت خانہ مسرت منزل۔

۱۰۔ مجتبیٰ حسین ۱ ہماری شاعری۔ (ہمایوں)

۲ سمدھن کا گڑا (ہمجولی)

ادبی تصانیف

۱۱۔ محمد اعظم خان ۱۔ مہاتما گاندھی کی کتاب A Guide to health کا ترجمہ "رہنمائے صحت" (مطبوعہ)

۲ کارلائل کی کتاب On Heroes & Hero worship کے دوسرے لکچر Hero as a Prophet کا اردو ترجمہ "سید الانبیا" (مطبوعہ)

۳۔ ڈوما خورد کے شاہکار Lady of the cawellier کا ترجمہ "سوز الفت" (غیر مطبوعہ)

۴ دیوان غالب کی ایک مکمل شرح (غیر مطبوعہ)

مضامین

۱۔ اصغری کی دلہن (رہنمائی)

۲۔ پھر کیا حشر ہوا۔ (")

۳۔ صرف ایک سکنڈ (")

۴۔ طوقِ زریں (مکتبہ)

۵۔ جرم ضمیر (")

دیگر ادبی مصروفیتیں

۱ ڈرامہ "کالج کے دن" میں اردو ادب کے پروفیسر ادیب صاحب کا پارٹ کیا

۱۲۔ میر اسعدالدین ۱۔ ڈرامہ "کالج کے دن" میں ایک طالب علم کا پارٹ کیا سال دوم

۱۔ محسن بن شبیر صاحب غالب قید میں کتاب زیر طبع

۲ میرزا بدعلی صاحب کامل ۱۔ اعلیحضرت میر عثمان علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ کی اردو شاعری کتاب زیر طبع

۲۔ معتمد بزم معاشیات و عمرانیات

۳۔ محمد سرفراز علی صاحب پوش ۱۔ انجام معصیت (فسانہ) "یادگار" لاہور

۲۔ مجروح حال (") "کائنات" "

۳۔ سزائے عشق (افسانہ) مجلۂ مکتبہ

۴۔ جوہر شمشیر ترجمہ

۵ شہید معصیت (افسانہ)

۶۔ دو بہادر (منشور) بعد میں دوسرے رسالوں میں بھی نقل کیا گیا۔

۴۔ ابوالخیر سید ابراہیم حسینی صاحب

۱۔ ضمیر کی آواز (مجلہ مکتبہ)

۲۔ جذبات دل (نظم) (الاعظم ناندیڑ)

۳۔ ڈرامہ "کالج کے دن" میں مختلف پارٹ کئے۔

۴۔ ڈرامہ "تعطیل کا دن" (مسرت منزل) میں پارٹ کیا۔

۵۔ معتمد بزم اُردو۔

۶۔ خازن انجمن اتحاد۔

۷۔ معتمد انجمن مباحثہ (مسرت منزل)

سالِ اوّل

محمد تقی صاحب برتر

۱۔ عائشہ کا اکلوتا۔ "غنچہ"

۲۔ مقصدِ حیات (ترجمہ) نیرنگ خیال۔

۲۔ اختر حسن صاحب

"حصّۂ نثر"۔

(۱) "ایک عجیب خواب"۔ افسانہ مطبوعہ رسالہ "جن" حیدرآباد دکن

(۲) "ایک شاعر کی رُوح"۔ ایک تخیلی افسانہ " "ساقی" دہلی

(۳) "فصل کاٹنے والی لڑکی" ورڈس ورتھ کی ایک نظم سرگزشت لاہور

The reaper کا ترجمہ اشعار منثور میں "

(۴) "طلوعِ محبّت" ایک مرہٹی افسانہ کا ترجمہ

بحذف و اضافہ البہار مطبوعہ رسالہ "سرگزشت "

(۵) "ڈالی"۔ ایک مزاحیہ مقالہ:۔ " "مکتبہ" حیدرآباد دکن

(۶) "محبّت کے تین پھول" ایک سچے واقعہ کی افسانوی تعبیر " "

"

(۷) "ایک خط"۔ اختر شیرانی ایڈیٹر خیالستان کے نام "خیالستان" لاہور

(۸) "ایک ادبی خط"۔ رئیس احمد جعفری مدیر اعزازی سرگزشت کے نام ارسال۔

مطبوعہ رسالہ سرگزشت لاہور

(۹) "ایک افسانوی خط"۔ متعلق بہ رئیس احمد جعفری بہ ادب " " "

(۱۰) "ایک ادبی خط"۔ اختر شیرانی کے نام "خیالستان "

حصۂ نظم:-

(۱) "نشاطِ خیال" - غزل مطبوعہ رسالہ "سروش" لاہور

(۲) "غزل" :- " "جام جہاں نما" لکھنؤ

(۳) "بلیغی" :- نظم " "خیالستان" لاہور

(۴) "غزل" :- تین شعر " " "

(۵) "غزل" :- پانچ شعر " "ہمایوں" لاہور

(۶) "جذبات" - غزل :- " خیالستان لاہور

(۷) "سچ ہے کہ جھوٹ" :- مثلث بر غزل جناب مجنوں گورکھپوری صاحب ایڈیٹر "ایوان" مطبوعہ رسالہ "ایوان" بابتہ جولائی ۱۹۳۲ء

(۸) "انتخاب" کلام ہوس مطبوعہ ایوان گورکھپور بابتہ ماہ جولائی ۱۹۳۲ء

کتب خانہ

جامعۂ عثمانیہ

۱۔ اراکین مجلس اعلیٰ، مجلس [illegible]، مجلس انتظامی، مجالس تعلیمات و نصاب پانچ کتابیں ایک ماہ کے لئے اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۲۔ اساتذہ جامعۂ عثمانیہ و کلیہ جات ملحقہ و گریجویٹ مددگاران جامعہ پانچ کتابیں ایک ماہ کے لئے اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ اور [illegible]

۳۔ اراکین دار الترجمہ [illegible] شدہ دو کتابیں ایم اے، ایل ایل بی و تحقیقات کا [illegible] اپنے پاس رکھ سکیں گے۔

۴۔ طلبائے [illegible] ایک کتاب ایم اے [illegible] اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ [illegible] کے طلبہ پانچ کتابیں [illegible] ہوں تو طلبہ بحساب [illegible] رکھ سکیں گے مگر اس غرض کے لئے [illegible]

ایک علاحدہ [illegible] کتب خانہ میں کتاب کا لانا لازم ہے۔

۵۔ بشرط موقع [illegible] کتابیں ایک [illegible] جاری کی جا سکیں گی۔

۶۔ کتابیں گم یا خراب ہو جائیں تو مستعیر [illegible] ذمہ داری عائد ہوگی۔

۷۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان بنایا یا لگایا نہ جائے۔

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں جاری نہ کی جا سکیں گی۔ فقط